سورة البقرة

آیات ۱۰۴ - ۱۱۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ
يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ
مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾
اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ
يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط تِلْكَ
اَمَانِيُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ
لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

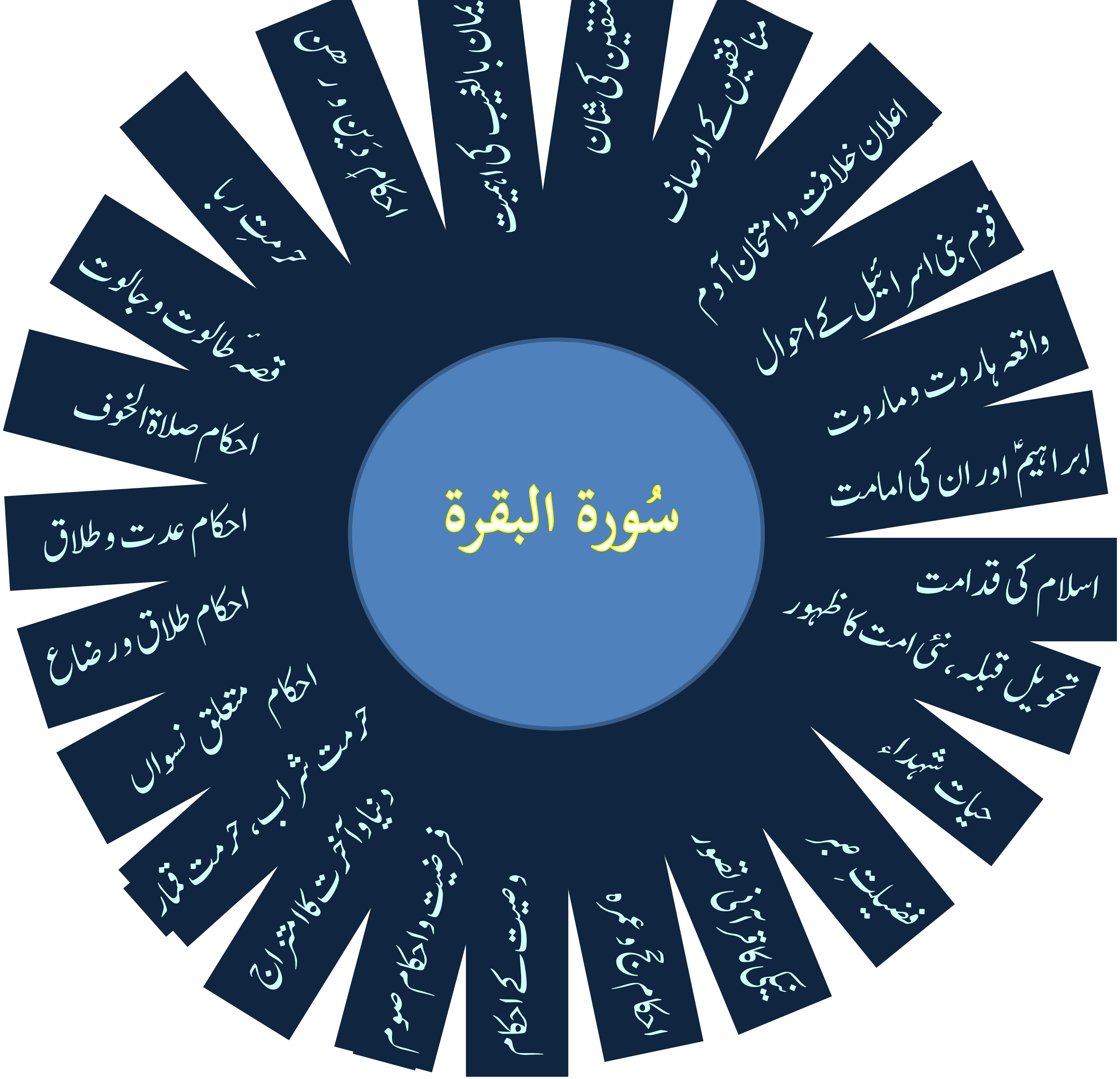
سُورۃ البقرۃ
متقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دین و رھن
ایمان بالغیب کی اہمیت
متقین کی شناخت

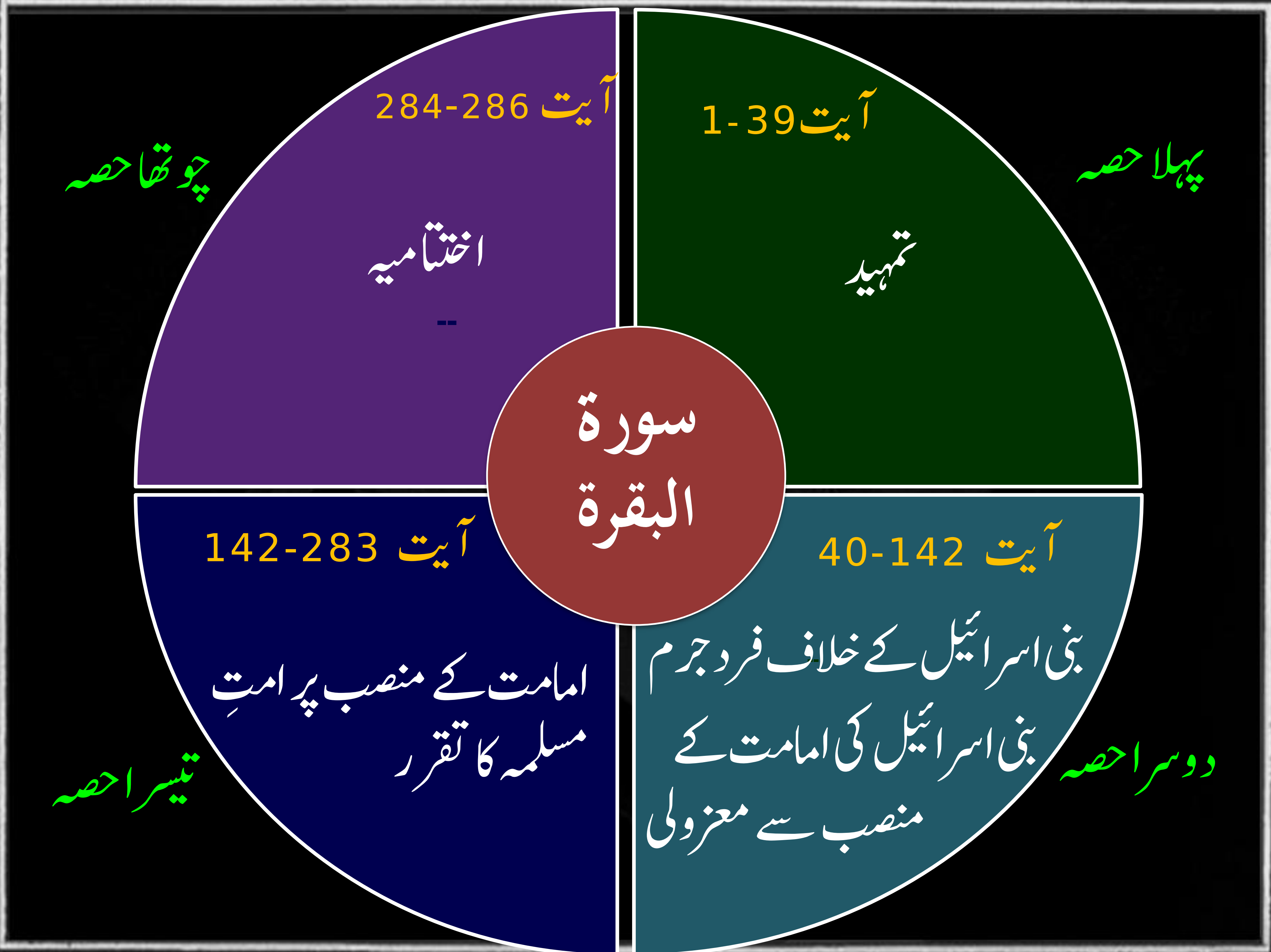
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم ۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فرد جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

رکوع ۱۳

- اس رکوع اور اس کے بعد والے رکوع (۱۴) میں نبی ﷺ کی پیروی اختیار کرنے والوں کو ان شرارتوں سے خبردار کیا گیا ہے جو اسلام اور اسلامی اجتماعیت کے خلاف یہودیوں کی طرف سے کی جارہی تھیں
- ان شبہات کے جوابات دیے گئے ہیں جو یہ لوگ مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے
- ان خاص خاص نکات پر بھی کلام کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے ساتھ یہودیوں کی گفتگو میں زیر بحث آیا کرتے تھے
- مسلمانوں کی سادہ لوحی اور مومنانہ اخلاص کے باعث وہ جو حرکتیں کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے اور جن کی وجہ سے اسلام کی دعوت اور آنحضرت کی وجاہت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا تھا۔ ان آیات میں ان سے پردہ اٹھایا جارہا ہے تاکہ مسلمان یہود کے اصل چہرے کو پہچاننے میں کامیاب ہو جائیں اور پھر ان کی سازشوں سے محفوظ رہیں۔

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تَقُوْلُوْا -نہ تم کہو

رَاعِنَا -راعنا (ہماری رعایت کیجیئے) (ر ع ي)

(رَاعِ + نَا)

رَاعَى يُرَاعِي، مُرَاعَاةً (III)

حفاظت کرنا،کان لگانا،دھیان دینا

اردو میں : راعی، رعایت، رعایا، مراعات، رعیت

وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا - اور کہو انظرنا (ہماری طرف نظرِ کرم ہو)

وَ اسْمَعُوْا - اور (غور سے) سنو

غور سے پیغمبر کی باتیں سنو اور ان کو سمجھو تاکہ تمہیں بار بار پیغمبر کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے

وَ لِلْكٰفِرِيْنَ - اور انکار کرنے والوں کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ - ایک دردناک عذاب ہے

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو: رَاعِنَا نہ کہا کرو، بلکہ اُنظرنَا کہو اور توجہ
سے بات کو سنو، یہ کافر تو عذابَ الیم کے مستحق ہیں

O ye of Faith! Say not (to the Messenger) words of ambiguous import, but words of respect; and hearken (to him): To those without Faith is a grievous punishment.

محمد اقبال

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

یہود کے خبث باطن کا اظہار

- روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو ایمان لاچکے ہیں۔ ان کی تربیت او تزکیہ مقصود ہے
- نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے لیے یہودی آپؐ کے خلاف ہر گھٹیا حربہ استعمال کرنے کو تیار رہتے تھے۔ اوراس سلسلے میں کسی موقع کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے
- یہودي اوران کے زیر اثر منافقین جب رسول اللہ ﷺ کی محفل میں بیٹھتے تھے تو اگر آپ ﷺ کی کوئی بات انہیں سنائی نہ دیتی یا سمجھ میں نہ آتی تو وہ راعنَا کہتے تھے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور! ذرا ہماری رعایت کیجیے، بات کو دوبارہ دہرا دیجیے، ہماری سمجھ میں نہیں آتی
- لیکن اپنے خبث باطن کا اظہار اس طرح کرتے کہ اس لفظ کو زبان دبا کر کہتے تو راعِیْنَا ہو جاتا (یعنی اے ہمارے چرواہے)، عبرانی میں اس سے ملتا جلتا ایک لفظ تھا، جس کے معنی تھے "سُن تو بہرا ہو جائے" اور خود عربی میں اس کے ایک معنی صاحب رعونت اور جاہل واحمق کے بھی
- مسلمانوں کو اس لفظ کے استعمال سے روک دیا گیااور بتایا گیا کی اُنْظُرْنَا کہا کرو۔ یعنی ہماری طرف توجہ فرمائیے

مَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ لَا الۡمُشۡرِکِیۡنَ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ

وَدَّ یَوَدُّ ، وُدًّا و مَوَدَّةً
محبت کرنا، چاہنا، خواہش کرنا

مَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا - نہیں چاہتے وہ جنہوں نے انکار کیا

مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ -اہل کتاب میں سے

وَ لَا الۡمُشۡرِکِیۡنَ - اور نہ ہی شرک کرنے والوں میں سے

اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡکُمۡ - کہ نازل کی جائے تم لوگوں پر

مِّنۡ خَیۡرٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ - کوئی بھلائی تمہارے رب کی طرف سے

وَ اللّٰہُ یَخۡتَصُّ - اور اللہ مخصوص کرتا ہے

بِرَحۡمَتِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ -اپنی رحمت سے ان کو جن کو وہ چاہتا ہے

وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ -اور اللہ بڑے فضل والا ہے

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

یہ لوگ جنہوں نے دعوت حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، خواہ اہل کتاب میں سے ہوں یا مشرک ہوں، ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھلائی نازل ہو، مگر اللہ جس کو چاہتا ہے، اپنی رحمت کے لیے چن لیتا ہے اور وہ بڑا فضل فرمانے والا ہے

It is never the wish of those without Faith among the People of the Book, nor of the Pagans, that anything good should come down to you from your Lord. But Allah will choose for His special Mercy whom He will - for Allah is Lord of grace abounding.

محمد اقبال

مَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَلَا الۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يُّنَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَاللّٰهُ يَخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ

معاندین کا باطن - تعصب اور حسد

- یہاں بتایا جارہا ہے کہ سوال صرف چند الفاظ کے استعمال کا نہیں جو یہود اپنے خبث باطن کے اظہار کے لیے کرتے ہیں بلکہ اصل مسئلہ ان کی ذہنیت اور سوچ کا ہے
- وہ بظاہر تو ہمدردی جتانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ یقین دلاتے ہیں کہ انھیں تمہارے دین اور ایمان کی بہت فکر ہے اور وہ خود بھی اسلام کے بارے میں مخلصانہ طرز عمل رکھتے ہیں اور اس کو جاننے اور سیکھنے کی تڑپ رکھتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے
- وہ اس بات پر حسد کی آگ میں جل رہے ہیں کہ یہ کلام پاک آپ ﷺ پر کیوں نازل ہو گیا اور خاتم النبی اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑ کر اس بھلائی کے لیے مسلمانوں کو کیوں منتخب فرمایا، ان پر قرآن کی صورت میں وحی الٰہی کیوں نازل ہوئی، انہیں اس انعام واکرام سے کیوں نوازا گیا۔ اور کائنات کی عظیم ترین امانت، یعنی اسلامی نظریہ حیات کا محافظ مسلمانوں کو کیوں قرار دیا گیا
- اللہ نے اپنے فضل و رحمت کا اجارہ دار کسی کو نہیں بنایا بلکہ وہ اپنے فضل و رحمت کا خود مالک و مختار ہے، اپنی حکمت کے تقاضوں کے مطابق جس کو چاہتا ہے اس سے نوازتا ہے

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۶﴾

نسَخَ يَنسَخُ ، نَسْخًا ۔ منسوخ کرنا، زائل کرنا، بدل دینا، بیکار کر دینا

مَا نَنۡسَخۡ ۔ جو ہم منسوخ کرتے ہیں

مِنۡ اٰيَةٍ ۔ کوئی آیت

اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ ۔ یا اسے فراموش کر دیتے ہیں (تو) ہم لاتے ہیں

بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ ۔ اس سے زیادہ بہتر کو

اَوۡ مِثۡلِهَا ۔ یا اس کی مانند

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ ۔ کیا تو نے جانا نہیں

اَنَّ اللّٰهَ ۔ کہ اللہ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔ ہر چیز پر قدرت والا ہے

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ
تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۶﴾

ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بُھلا دیتے ہیں، اس کی
جگہ اس سے بہتر لے آتے ہیں یا کم از کم ویسی ہی کیا تم جانتے
نہیں ہو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟

None of Our revelations do We abrogate or cause to be forgotten, but We substitute something better or similar: Knows thou not that Allah Hath power over all things?

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۶﴾

ایک خاص شبہہ کا جواب

- یہود مسلمانوں کو فکری و عملی اعتبار سے گمراہ کرنے کے لیے جو سوالات اٹھاتے تھے، ان کا جواب
- ان کا اعتراض یہ تھا کہ اگر پچھلی کتابیں بھی خدا کی طرف سے آئی تھیں اور یہ قرآن بھی خدا کی طرف سے ہے، تو ان کے بعض احکام کی جگہ اس میں دوسرے احکام کیوں دیے گئے ہیں؟
- کیا پہلے کی شریعتیں اور ان کے احکام غلط تھے کی اب ان کی جگہ نئ شریعت اور نئے احکام ہیں؟
- جواب میں اللہ نے ارشاد فرمایا، میں مالک ہوں، میرے اختیارات غیر محدود ہیں، اپنے جس حکم کو چاہوں منسوخ کر دوں اور جس چیز کو چاہوں، حافظوں سے محو کر دوں۔ مگر جس چیز کو میں منسوخ کرتا ہوں، اس سے بہتر چیز اس کی جگہ پر لاتا ہوں
- آدمؑ سے لیکر نبی اکرم ﷺ تک اللہ کا دین ایک ہی رہا ہے صرف شریعتوں میں کچھ فرق تھا اور اس فرق کا سبب یہ تھا کہ نوعِ انسانی مختلف اعتبارات سے ارتقائی مراحل سے گذر رہی تھی ذہنی پختگی، شعور کی پختگی اور پھر تمدنی ارتقاء (social evolution) مسلسل جاری تھا۔ لہٰذا اس ارتقاء کے جس مرحلے میں رسول آئے اسی کی مناسبت سے ان کو تعلیمات دے دی گئیں

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ؕ وَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ‏ ﴿۱۰۷﴾

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ - کیا نہیں جانتے تم

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ - کہ اللہ کے لیے ہے

مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - زمین اور آسمانوں کا اقتدار

وَ مَا لَـكُمۡ - اور تمہارے لیے نہیں ہے

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

مِنۡ وَّلِىٍّ - کوئی بھی کارساز

وَّلَا نَصِيۡرٍ - اور نہ ہی مددگار

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا لَكُمۡ
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۰۷﴾

کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ زمیں اور آسمان کی فرمانروائی اللہ ہی کے
لیے ہے اور اس کے سوا کوئی تمہاری خبر گیری کرنے اور تمہاری
مدد کرنے والا نہیں ہے؟

Do you not know that to Allah belongs the dominion of the heavens and the earth? And besides Him ye have neither patron nor helper.

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

اَمْ تُرِيْدُوْنَ - یا تم لوگ چاہتے ہو

اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ - کہ تم لوگ پوچھو اپنے رسول سے

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى - جیسے پوچھا گیا موسیٰ سے

مِنْ قَبْلُ - اس سے پہلے

وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ - اور جو بدل دے

الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ - کفر کو ایمان کے عوض

فَقَدْ ضَلَّ - تو وہ بھٹک گیا

سَوَآءَ السَّبِيْلِ - سیدھے راستے سے

سوال کے مفہوم میں- مانگنا، درخواست کرنا، مطالبہ کرنا، پوچھنا، پرسش کرنا، سوال کرنا

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ
مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

پھر کیا تم اپنے رسول سے اس قسم کے سوالات اور مطالبہ کرنا چاہتے ہو، جیسے اس سے پہلے موسیٰؑ سے کیے جا چکے ہیں؟ حالانکہ جس شخص نے ایمان کی روش کو کفر کی روش سے بدل لیا وہ راہ راست سے بھٹک گیا

Would ye question your Messenger as Moses was questioned of old? but whoever changeth from Faith to Unbelief, Hath strayed without doubt from the even way.

محمد اقبال

اَمۡ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا رَسُوۡلَكُمۡ كَمَا سُٮِٕلَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَبَدَّلِ الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ﴿۱۰۸﴾

لایعنی سوالات سے ممانعت

- دلوں اور دماغوں کے مسموم کرنے کے لیے یہود ہمہ وقت سازشوں میں مصروف رہتے تھے
- وہ موشگافیاں کر کرکے طرح طرح کے سوالات مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور انہیں اکساتے تھے کہ اپنے نبی سے یہ پوچھو اور یہ پوچھو اور یہ پوچھو
- اس پر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متنبہ فرمارہا ہے کہ اس معاملے میں یہودیوں کی روش اختیار کرنے سے بچو، اور اپنے پیغمبر سے خواہ مخواہ دلائل اور نہ ہی خارق عادت باتوں کا مطالبہ کریں
- اسی چیز پر نبی ﷺ خود بھی مسلمانوں کو بار بار متنبہ فرمایا کرتے تھے کہ قیل و قال سے اور بال کی کھال نکالنے سے پچھلی اُمّتیں تباہ ہوچکی ہیں، تم اس سے پرہیز کرو
- جن سوالات کو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں چھیڑا، ان کی کھوج میں نہ لگو۔ بس جو حکم تمہیں دیا جاتا ہے اس کی پیروی کرو اور جن امور سے منع کیا جاتا ہے، ان سے رک جاؤ، لایعنی باتیں چھوڑ کر کام کی باتوں پر توجہ صرف کرو

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْيَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ ۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

وَدَّ كَثِيرٌ - چاہا بہت

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ - اہل کتاب میں سے

لَوْيَرُدُّوْنَكُمْ - کاش وہ پھیر دیں تم کو

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا و مَرْدُوداً
لوٹانا، مسترد کرنا، دھتکارنا

اردو میں - رد کرنا، مردود، ارتداد، مرتد، متردد

مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ - تمہارے ایمان کے بعد

كُفَّارًا - کفر کرنے والی حالت

حَسَدًا - حسد کرتے ہوئے

مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ - اپنے جی ہی جی میں

مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَ اصۡفَحُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۰۹﴾

مِّنۡۢ بَعۡدِ -اس کے بعد

مَا تَبَیَّنَ -(کہ) جو واضح ہوا

لَهُمُ الۡحَقُّ - ان کے لیے حق

فَاعۡفُوۡا وَ اصۡفَحُوۡا - پس تم لوگ معاف کرو اور نظرانداز کرو

حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰهُ - یہاں تک کہ لے آئے اللہ

بِاَمۡرِهٖ - اپنا فیصلہ

اِنَّ اللّٰهَ -بے شک اللہ تعالیٰ

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ - ہر چیز پر قادر ہے

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا
مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾

بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں۔ حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کردو اور درگزر کرو۔ یہاں تک کہ خدا اپنا (دوسرا) حکم بھیجے۔ بے شک خدا ہر بات پر قادر ہے

Many of the People of the Book wish they could Turn you (people) back to infidelity after ye have believed, from selfish envy, after the Truth hath become Manifest unto them: But forgive and overlook, Till Allah accomplish His purpose; for Allah Hath power over all things.

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

اہل کتاب کی حق دشمنی اور محرومی و بدبختی کا ایک نمونہ

- یہود کی یہ تمام سرگرمیاں صرف اس غرض سے ہیں کہ تمہیں ایمان سے ہٹا کر پھر کفر کی حالت میں پلٹا دیں
- وہ ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث خود بھی دولت ایمان سے محروم رہے۔اب حسد کے مارے چاہتے ہیں کہ کوئی اور بھی دولت ایمان سے مالا مال نہ ہو۔
- حسد ایک نہایت ہی بری خصلت اور اخلاقی بیماری۔ نفس انسانی کے اندر یہ خواہش پیدا کر دیتی ہے کہ تمام دوسرے لوگ ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہو جائیں اور راہ ہدایت نہ پائیں
- مسلمانوں کو بتایا جارہا ہے کہ ان کے عناد اور حسد کو دیکھ کر مشتعل نہ ہو، اپنا توازن نہ کھو بیٹھو، ان سے بحثیں اور مناظرے کرنے اور جھگڑنے میں اپنے قیمتی وقت اور اپنے وقار کو ضائع نہ کرو، صبر کے ساتھ دیکھتے رہو کہ اللہ کیا کرتا ہے
- فضولیات میں اپنی قوتیں صرف کرنے کے بجائے خدا کے ذکر اور بھلائی کے کاموں میں انہیں صرف کرو کہ یہ خدا کے ہاں کام آنے والی چیز ہے نہ کہ وہ

وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾

وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ -اور تم نماز قائم کرو

وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ -اور پہنچاؤ زکوۃ کو

وَ مَا تُقَدِّمُوۡا -اور جو تم آگے بھیجوگے

لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ -اپنے لیے کوئی بھی بھلائی

تَجِدُوۡهُ - (تو) تم پاؤگے اس کو

عِنۡدَ اللّٰهِ -اللہ کے پاس

اِنَّ اللّٰهَ -بے شک اللہ تعالیٰ

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ -جو تم کرتے ہو اس کو خوب دیکھنے والا ہے

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو تم اپنی عاقبت کے لیے جو بھلائی کما کر آگے بھیجو گے، اللہ کے ہاں اسے موجود پاؤ گے جو کچھ تم کرتے ہو، وہ سب اللہ کی نظر میں ہے

And be steadfast in prayer and regular in charity: And whatever good ye send forth for your souls before you, ye shall find it with Allah: for Allah sees Well all that ye do.

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

مخالفین کی سازشوں اور مخالفتوں کا علاج

- مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر تم ان فتنوں پر غالب آنا چاہتے ہو اسلیے ضروری ہے کہ تم اس کے لیے تیاری کرو۔ تیاری دو طرح کی ہوگی، ایک تو یہ ہے کہ تم اپنا تعلق اللہ سے مضبوط کرو۔ تمہارا تعلق جتنا اللہ سے مضبوط ہوتا جائے گا تمہاری شخصیت اتنی مضبوط ہوتی جائے گی۔
- اس کے لیے نماز قائم کرو اور زکواۃ دیتے رہو، اس سے تمہاری وہ روحانی واخلاقی تربیت ہوگی جو تمہیں ایک طرف تو مخالفین کی وسوسہ اندازیوں سے بالکل مامون کردے گی، دوسری طرف تم کو جماعتی حیثیت سے ایک ایسی بنیان مرصوص بنادے گی کہ کوئی طاقت بھی تمہیں ہلا نہ سکے گی
- قرآن مجید میں نماز اور زکواۃ کو تمام دین کی بنیاد، تمام تربیت واصلاح کی اساس اور تمام قوت وطاقت کا سرچشمہ قرار دیا گیا ہے، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ... ، كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ... ، فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ...

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ- اور انہوں نے کہا ہر گز داخل نہیں ہوگا

الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ - جنت میں مگر وہ جو

هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى- یہودی ہو یا عیسائی ہو

هُود ، هائد کی جمع۔ یہودی

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ - یہ ان کی آرزوئیں ہیں

اَمَانی، اُمنيّة کی جمع۔ آرزو جسکی کوئی مضبوط بنیاد نہ ہو

قُلْ هَاتُوْا- (ان سے) کہیئے تم دو (ه ت ي)

هَاتَی يُهَاتِي مُهَاتَاةً لانا (III)

بُرْهَانَكُمْ - اپنی روشن دلیل

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - اگر تم ہو سچے

وَ قَالُوۡا لَنۡ یَّدۡخُلَ الۡجَنَّۃَ اِلَّا مَنۡ کَانَ ہُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰی ؕ تِلۡکَ
اَمَانِیُّہُمۡ ؕ قُلۡ ہَاتُوۡا بُرۡہَانَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۱﴾

ان کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو (یا عیسائیوں کے خیال کے مطابق) عیسائی نہ ہو یہ ان کی تمنائیں ہیں ان سے کہو، اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو

And they say: "None shall enter Paradise unless he be a Jew or a Christian." Those are their (vain) desires. Say: "Produce your proof if ye are truthful."

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

یہود و نصاریٰ کے دعوؤں کی تردید

- اس آیت میں یہود و نصاریٰ کی ایک مزید شرارت سے متنبہ کیا گیا ہے جس کا تعلق انسانی نجات سے ہے، یہ مسلمانوں کو بہکانے کے لیے یہود و نصاری کا مشترکہ پراپیگنڈا تھا
- کہ نجات حاصل کرنے کا اگر کوئی راستہ ہے تو یہ ہے کہ آدمی یہودیت اختیار کرے یا نصرانیت، یہ دونوں خدائی دین ہیں، ان کے ہوتے ہوئے کسی نئے دین کی نہ ضرورت ہے نہ گنجائش
- یہود و نصاریٰ ویسے تو ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے لیکن اسلام کی مخالفت کے لیے دونوں نے مل کر ایک متحد محاذ قائم کرلیا تھا لیکن یہ محض ان کی خوش نما آرزوئیں ہیں
- قرآن کریم نے اس کا جواب دیتے ہوئے سب سے پہلے ان کے مذہب کی حقیقت کو اجاگر کیا کہ مذہب دنیا میں انسانی اصلاح کے لیے آتا ہے، جس میں عقیدہ، اخلاق، معاشرت، معاملات اور آداب تک ہر چیز کی اصلاح کی جاتی ہے اور پوری زندگی کو اس راستے پر ڈال دیا جاتا ہے، جس سے اللہ راضی ہوتا ہے۔
- یہ محض چند آرزوئں یا خواہشوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ضابطہ حیات اور دستورالعمل ہوتا ہے

بَلٰٓى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

بَلٰی ۔ اپنے ماسبق کی نفی وتردید کے لیے آتا ہے

بَلٰٓى ۔ کیوں نہیں

مَنْ اَسْلَمَ ۔ جس نے جھکا دیا

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ۔ اپنے چہرے کو اللہ کے لئے

وَهُوَ مُحْسِنٌ ۔ اور وہ نیکی کرنے والا ہے

فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ ۔ تو اس کے لیے ہے اس کا اجر

عِنْدَ رَبِّهٖ ۔ اس کے رب کے پاس

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ۔ اور کوئی خوف نہیں ہے ان پر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ اور نہ ہی وہ پچھتائیں گے

بَلٰی ۚ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَ ہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ
رَبِّہٖ ۪ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ؑ

ہاں بلاشُبہ ! جو بھی اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے اور
عملًا نیک روش پر چلے، اس کے لیے اس کے رب کے پاس اُس کا اجر
ہے اور ایسے لوگوں کے لیے کسی خوف یا رنج کا کوئی موقع نہیں

Nay,-whoever submits His whole self to Allah and is a doer of good,- He will get his reward with his Lord; on such shall be no fear, nor shall they griev

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

نجات کی اصلی راہ - ایمان و عمل

- ما قبل کی نفی - یعنی نجات یہودی یا نصرانی ہونے میں نہیں بلکہ نجات کا اصل اور صحیح اصول یہ ہے کہ نجات دو باتوں پر منحصر ہے، ۱- اسلام، ۲- احسان

اسلام - یہ ہے کہ آدمی اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کردے۔ فکری طور پر بھی اور عملی طور پر بھی

- اس کے اعتقادات کی بنیاد صرف اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی ہدایات ہوں اور اس کے عمل کا دارومدار اس کی نازل کردہ شریعت پر ہو۔
- وہ ہر اس بات کو صحیح سمجھے جسے اللہ کی کتاب اور اس کا نبی صحیح قرار دے اور ہر اس بات کو باطل سمجھے جسے وحی الٰہی باطل قرار دے۔ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تمام پیغمبروں کو برحق جانے
- اس کا مطلوب اور مقصود اللہ کی ذات ہو، اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے
- یہاں اسلام کی اہم ترین خصوصیت اور واضح علامت کو بیان کیا گیا ہے، یعنی ایک انسان پوری طرح اللہ کی طرف منہ کرلے، یعنی ہمہ تن متوجہ ہوجائے اور مکمل مطیع اور فرمانبراد ہوجائے

بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

احسان۔ اللہ کے احکام کی تعمیل حسب استطاعت بہتر سے بہتر انداز میں کرنے کی کوشش کرنا

- دین میں جب کوئی عمل اس طرح کیا جائے کہ اس کی روح اور قالب پورے توازن کے ساتھ پیش نظر ہوں۔ اس کا ہر جزبہ تمام و کمال ملحوظ رہے تو اسے احسان کہا جاتا ہے
- جو شخص اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کرنے کے باعث اس کے ہر حکم کو تسلیم کرتا ہے، تو اس کا محض تسلیم کرنا کافی نہیں بلکہ نجات کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ان احکام پر بہتر سے بہتر انداز میں نہایت اخلاص کے ساتھ اللہ کے سامنے جواب دہی کے احساس کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کرے۔ گویا اس کا سر تسلیم خم کر دینے کا رویہ صدق و سچائی اور حسن کردار پر مبنی ہو
- جس شخص میں یہ دو صفات جمع ہو جائیں گی یعنی وہ ایمان و عمل میں پختہ ہو جائے گا اسے کسی گروہی انتساب کی ضرورت نہیں، یہی دو صفات اس کی نجات کی ضامن ہیں
- جو لوگ اس طرح خدا کی بندگی اور اس کی اطاعت کا حق ادا کریں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے، ایسے لوگوں کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا، نہ کوئی غم، یہی تمام انبیاء اور تمام آسمانی صحیفوں کی تعلیم ہے اور یہی عقل اور فطرت کا تقاضا ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

حسد

- حسد کیا ہے؟ کسی دوسرے کی خوش حالی پر جلنا اور تمنا کرنا کہ اس کی نعمت اور خوش حالی دور ہو کر اسے مل جائے
- عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْبَغْضَاءُ وَالْحَسَدُ ، وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ ، لَيْسَ حَالِقَةَ الشَّعْرِ لَكِنْ حَالِقَةَ الدِّينِ ...
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں سرایت کر گئی ہیں اور وہ بیماریاں حسد اور بغض ہیں جو مونڈنے والی ہیں میری مراد اس سے بالوں کا مونڈنا نہیں بلکہ دین کو مونڈنا ہے یعنی یہ بیماریاں دین کی جڑ کاٹ دیتی ہیں (سنن ترمذی:۲۵۱۰)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
- اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (ابوداؤد)
- تم حسد سے بچتے رہو، کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے
- لاَ یَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الإِیمَانُ وَالحَسَدُ۔ (ترغیب) ایمان اور حسد دونوں کسی بندے میں جمع نہیں ہو سکتے۔

حسد

- عَنِ أبي هُرَيرَة رَضِي اللهُ عَنْهُ قَال: قَال قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا... رواه البخاري (6064)
- سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور نہ تم کسی کی عیب جوئی کے پیچھے پڑو اور نہ تم تجسّس کرو اور نہ کسی سے حسد اور زوالِ نعمت کی آرزو کرو، نہ کسی سے بغض اور کینہ رکھو اور نہ کسی سے قطع تعلق کرو، اور نہ سلام کلام چھوڑو، اے اللہ کے بندو! تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو...
- عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا لَمْ تَحَاسَدُوا (طبرانی فی الکبیر ۸۱۵۷) لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کریں گے
- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کا ڈر بالکل نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے البتہ میں اس بات کا اندیشہ کرتا ہوں کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے دنیا کے مزوں میں پڑ کر حسد نہ کرنے لگو (صحیح بخاری حدیث نمبر 1218)

حسد کے اسباب

1. بغض وعناد- دوسروں سے بغض وعداوت، کینہ بن جاتا ہے جو انتقام کو جنم دیتا ہے جس سے ان کا نقصان اور مصیبت اچھی لگتی ہے اور ان کو ملنے والی نعمت اور بھلائی بری لگتی ہے
2. تفوق کی خواہش- کہ کوئی شخص اس سے کسی لحاظ سے آگے نہ چلا جائے یہ حسد عموماً ہمسر اور ہم پلہ افراد میں ہوتا ہے
3. تنگ دلی - کسی کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھنا پسند نہ کرنا
4. اِجارہ داری کا خبط- مشرکین مکہ کا رسول اللہ ﷺ سے حسد اسی نوعیت کا تھا۔
5. علم وفن میں برتری کی خواہش- اگر کسی کی خواہش ہو کہ محض وہ فن، علم، حیثیت، عہدے، دین اور صلاحیتوں میں ممتاز ہو اور اس مقام تک نہ پہنچے
6. جاہ پرستی- یہودیوں کو مسلمانوں سے حسد اسی بنیاد پر
7. خدا کے فلسفہ آزمائش سے لا علمی
8. منفی سوچ

حسد کی مختلف شکلیں

1. کسی کی اچھی چیزوں سے جلنا جن میں اچھے کپڑے، زیورات، مکان، موبائل، کار وغیرہ
2. کسی کے ظاہری اوصاف سے حسد جیسے اچھی شکل و صورت، وجاہت، شخصیت کے ظاہری خدوخال
3. کسی کی باطنی خصوصیات سے حسد جیسے خوش اخلاقی، ملنساری، ہر دلعزیزی، دینداری و عبادت گذاری وغیرہ
4. کسی کی مالی ترقی سے جلن جیسے کاروبار کی ترقی، اعلیٰ تعلیم یا اچھی ملازمت وغیرہ
5. کسی کی اولاد بالخصوص اولادِ نرینہ سے حسد یا اولاد کی ترقی پر جلن
6. کسی کی شہرت، عزت، قابلیت یا عہدے سے حسد
7. کسی کی صحت، تندرستی، اطمینان، خوشی اور راحت سے حسد اور جلن
8. اجتماعی معاملات میں ترقی یافتہ قوموں اور ممالک سے جلنا اور ان کی تباہی کی امید کرنا

حاسد سے بچنے کے لیے چند تدابیر (علامہ ابن قیمؒ)

1. اللہ کی حفاظت طلب کی جائے اور اس کے لیے دعاؤں کا اہتمام کیا جائے
2. حاسد کی باتوں پر صبر کیا جائے، اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے
3. ہر حال میں تقویٰ کی روش پر قائم رہا جائے اور اللہ تعالیٰ کو مسلسل یاد کیا جائے
4. اللہ پر توکل کرے: یہ دفعِ مظالم کے لیے سب سے طاقت ور ذریعہ ہے
5. حاسد کی فکر سے دل کو فارغ کر لے، اور اس کو نظر انداز کر دے۔
6. اللہ کی طرف متوجہ ہو، اسے اپنا تعلق اخلاص، انابت، محبت اور رضا کی بنیاد پر استوار کرے
7. اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ کرے
8. صدقہ و خیرات کرتا رہے نظرِ بد، دفعِ بلا اور حاسد کے شر سے بچنے کی یہ ایک کارگر تدبیر ہے
9. حاسد کے ساتھ بھلائی اور احسان کا معاملہ کرے
10. عقیدۂ توحید پر مضبوطی سے جما رہے اور اپنے معاملات کی باگ ڈور اللہ کے حوالے کر دے

جادو، نظر بد اور حسد سے بچنے کی دعا

- بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ
- اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے، اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں
- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: ﷺ کیا آپ بیمار ہیں؟ فرمایا: ہاں، تو جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھ کر آپ پر دم فرمایا تھا (مسلم: السلام، باب الطب والمرض والرقى - 2186)
- قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ * مِن شَرِّ مَا خَلَقَ * وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ * وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّاثَاتِ فِي ٱلْعُقَدِ * وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ *
- أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (رواه مسلم- 2708)